درج ذیل موضوع پر مضمون لکھیں۔

(کم از کم الفاظ: 1000)

موضوع:

لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

۱۔ تمہید

۲۔ نفسِ مضمون:

(i) غم و آزمائش سے متعلق قرآن و سنت کا تصور

(ii) ادبی و فکری جہت

(iii) غم اور فرد کی شخصیت سازی

(iv) قومی اور عالمی تناظر

(v) نوجوان نسل اور امید کا پیغام

۳۔ اختتامیہ

مضمون نویسی

جب کنعان کی سرزمین پر ایک باپ اپنے لختِ جگر کے جدا ہونے کے غم سے نڈھال تھا۔ آنکھیں رو رو کے سفید ہو چکی تھیں مگر منہ سے پھر بھی یہی الفاظ نکلے "فصبرٌ جمیل" یعنی خوبصورت صبر۔ یہ شخصیت حضرت یعقوبؑ تھے جو اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کی جدائی میں برسوں گزار دیے مگر صبر کا دامن اور امید کی کرن نہیں چھوڑی۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ غم عارضی ہوتا ہے اور بالآخر صبح نکلتی ہے۔ رات جتنی بھی سیاہ ہو صبح اتنی ہی روشن ہوتی ہے

درحقیقت انسانی زندگی غم اور خوشی کا امتزاج ہے۔ کبھی رنج تو کبھی مسرت۔ مگر اصل بات صبر اور دکھ میں امید کی کرن جگائے رکھنا۔ یہ مضمون بھی اسی تناظر کو ادبی، شخصی، اجتماعی اور قرآن و سنت کے حوالے سے غم کو عارضی قرار دینے پر بحث کرے گا۔

(i) اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار سے زیادہ مخلوقات کو پیدا کیا اُسی میں سے انسان ایک ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ اسی انسان کو اللہ تعالیٰ نے ہر صحیح شعور و فکر بنایا اور انسان کو ہمیشہ اُمید کا درس دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ہم انسان کو ضرور آزمائیں گے کچھ اشیا سے خوف سے اور بھوک سے اور مال کی کمی سے، جان سے اور پھلوں کی کمی سے، خوشخبری سنا دیجئے صبر کرنے والوں کو"

یہاں آزمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خوشخبری بھی سنائی۔ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی پوری زندگی آزمائشوں سے بھری پڑی ہے چاہے وہ ہجرت مدینہ ہو جب کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر مکہ کو خیر آباد کیا یا سفرِ طائف ہو جب کفار نے اوباش اور آوارہ لڑکے آپ ﷺ کے پیچھے لگائے مگر آپ ﷺ نے پھر بھی اُن کے لئے دعا فرمائی کہ یہ نہیں تو اُن کی نسل سے ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو بھی طرح طرح کی تکلیف اور مصائب کا سامنا کرنا

امید کا دامن

مگر وہ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور

نہیں چھوڑا۔ مختلف شعرا نے

(ii) ادبی لحاظ سے ہر دور میں شاعری کا موضوع
ہر وقت کے مصائب کو اپنی شاعری بنایا۔ بعض
بنا کر لوگوں میں امید کی کرن بیدار کی۔
احمد فیض نے بھی حوصلہ بیان کیا۔

دل ناامید تو نہیں ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

یہ شعر فیض احمد فیض کی کتاب "دستِ صبا" سے
موضوع ہے جو انہوں نے قید میں لکھی جب وہ
سخت تکلیف میں تھے لیکن انہوں نے امید
کا دامن نہیں چھوڑا۔ علامہ اقبال نے بھی قائد بھی
لگتا ہے اسی جذبے کو اپنی شاعری کا موضوع
بنایا۔ بقول اقبال:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

(iii) ہر انسان کو اپنی زندگی میں مشکلات کا سامنا
کرنا پڑتا ہے۔ یہ مشکلات انسان کو دبانے
کے لیے نہیں بلکہ نکھارنے کے لیے ہوتی
ہے۔ یہ آزمائشیں اور مصائب انسان کو
بلندی کے مقام پر لا کھڑا کرنے کے لیے آتی ہے
اسی کی بہترین مثال "ہیلن کیلر" ہے جو بچپن
میں نابینا ہو گئی تھی۔ مگر اس نے ہار نہیں
مانی اور اپنی مسلسل محنت سے ایک مشہور
مصنفہ اور مقررہ بنی۔ ان کا ایک مشہور

قول ہے:

"آسانیاں انسان کے کردار کو اجاگر نہیں کرتی ہیں
آزمائشیں اور تکالیف ہی روح کو تازہ کرتی ہے"

ایک اور مثال نیلسن منڈیلا کی ہے جنہوں نے جنوبی افریقہ کے لوگوں کو نسل پرستی سے ختم کر کے مساوات کا آئین پاس کروایا تھا۔ نیلسن منڈیلا 27 سال قید میں رہے مگر یہ قید ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکی۔ ان تمام سالوں سے ایک ہی چیز اجاگر ہوتی ہے کہ غم کی شام جتنی لمبی ہو ایک دن سویرا ضرور ہوگا شرط بس صبر اور امید ہے۔

یہ چیز صرف شخصی لحاظ سے کسی تک ہی محدود نہیں بلکہ قومی اور عالمی سطح پر نظر دوڑائیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کوئی قوم بھی اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ قوم محنت و مشقت کے ساتھ امید کا دامن نہیں چھوڑتی۔ ملک پاکستان کی ہی مثال لی جائے 1857 کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان نہ صرف انگریزوں بلکہ ہندوؤں کے بھی غلام بن گئے۔ مگر مسلمان کو امید کا دامن نہیں چھوڑنا یہ قرآن کا فیصلہ ہے (17)

"لا تقنطوا من رحمۃ اللہ"

"اللہ کے بندے اس کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے ہیں"

بالآخر 9 سال کی جدوجہد سے امید کا دامن

نکلے۔ آخرکار اللہ کی نصرت سے مسلمان
فتح یاب ہوئے اور دنیا کے نقشے پر ایک
اسلامی ملک کے نام سے الگ ریاست نمودار
ہوئی۔ یہ صرف امید ہی تھی کہ 90 سال
کی غم کی شام تھی مگر بالآخر صبحِ پاکستان ایک
الگ ریاست کی صورت میں نکلی۔ دنیا میں
اور بھی بہت سی قوموں کی مثالیں ہیں۔ جاپان
جو دوسری جنگ عظیم کے بعد مفلوج ہو کر رہ
گئی تھی مگر آج نہ صرف علم کے میدان میں
بلکہ ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی دنیا کے کئی
ممالک سے آگے ہیں۔

(7) نوجوان نسل جو کہ ہر ایک قوم کا
قیمتی سرمایہ ہوتا ہے۔ ملک پاکستان کی
آبادی کا بھی تقریباً 50 فیصد حصہ نوجوانوں
پر مشتمل ہے۔ مگر آج یہی نوجوان بدقسمتی
سے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہے
کوئی معاشی لحاظ سے تو کوئی پڑھائی کی
وجہ سے پریشان ہے۔ پاکستان میں دیکھا
جائے تو زیادہ تر نوجوان ناامید ہو کر
دوسرے ممالک کا رخ کر رہے ہیں۔ اس
کی سب سے بڑی وجہ نوجوان اسلاف
کو بھول چکے ہیں اور اپنی تاریخ کو بھول
چکے ہیں کہ کس طرح ہمارے آباؤ اجداد
نے محنت و مشقت کر دی تھی اور آخرکار ان
کو اپنی جدوجہد کا صلہ ملا۔ شاعر مشرق

Date ....
S M T W TH F S
CRYSTAL

علامہ اقبال نے بھی ہمیشہ نوجوانوں کو اپنی شاعری
کا موضوع بنا کر مخاطب کیا ہے کہ کبھی ناامید نہیں
ہونا۔ بقول اقبال:

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

ان سب باتوں کا حاصل نچوڑ یہی ہے
کہ انسان کو ہمیشہ "صبر و تحمل" سے کام لینا چاہیے
حالات چاہے جیسے ہوں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ
خود کو اس قابل بنانا چاہیے اور اس بات
پر پختہ یقین ہونا چاہیے کہ ایک دن یہ سیاہ
بادل چھٹ جائیں گے اور تاریکی کی رات
روشن صبح میں تبدیل ہو جائے گی۔ آج اگر
نظر دوڑائی جائے تو ہر شخص، ہر قوم اور ریاست
کسی نہ کسی طرح پریشان ہے۔ چاہے وہ معاشی
بحران ہو یا سیاسی ہے، بے روزگاری ہو یا بڑھتی
ہوئی بے روزگاری ان سب کا حل محنت
لگن اور امید کا دامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی
ہر تنگی کے ساتھ آسانی کا وعدہ فرمایا ہے۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

WELL COMPOSED
SATISFACTORY
PRESENTATION AND CONTENT IS FINE
OVER ALL GOOD WORK 15/20